فتاویٰ امن پوری (قسط ۲۰۸)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

(سوال): مندرجہ ذیل روایت بلحاظ سند کیسی ہے؟

❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلَاةَ حَائِضٍ إِلَّا بِخِمَارٍ .

''اللہ تعالیٰ اوڑھنی کے بغیر بالغہ عورت کی نماز قبول نہیں کرتے۔''

(مسند الإمام أحمد : 150/6، 218، سنن أبي داوٗد : 641، سنن الترمذي : 377، سنن ابن ماجه : 665)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن'' کہا ہے، امام ابن الجارود (173)، امام ابن خزیمہ (775)، امام ابن حبان (1711)، حافظ ابن ملقن رحمہم اللہ (البدر المنیر : 155/4) نے ''صحیح'' اور امام حاکم رحمہ اللہ (251/1) نے ''امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر صحیح'' قرار دیا ہے۔ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

(جواب): روایت ضعیف ہے۔ اس روایت کا مرسل ہونا صحیح ہے۔ محمد بن سیرین نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سماع نہیں کیا۔ ابن سیرین اور عائشہ رضی اللہ عنہا کے درمیان صفیہ بنت حارث کا واسطہ ذکر کرنا درست نہیں۔

❀ امام دارقطنی رحمہ اللہ نے اس روایت کے مرسل ہونے کو راجح قرار دیا ہے۔

(عِلَل الدّارقطني : 3780)

سوال: مندرجہ ذیل روایت کی سند کیسی ہے؟

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے:

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّي فِي شُعُرِنَا، أَوْ فِي لُحُفِنَا.

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری اوڑھنی یا لحاف میں نماز نہیں پڑھتے تھے۔''

(سنن أبي داوٗد: 367، سنن الترمذي: 600، سنن النسائي: 5368)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن صحیح'' اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (2336) نے ''صحیح'' کہا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ (252/1) نے اسے امام بخاری و مسلم رحمہما اللہ کی شرط پر ''صحیح'' قرار دیا ہے۔ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

جواب: روایت منکر ہے۔ اشعث بن عبد الملک کی اس روایت کو امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے سخت منکر قرار دیا ہے۔

(العِلَل ومعرفة الرّجال برواية ابنه عبد اللّٰه: 5982)

سوال: مندرجہ ذیل روایت بلحاظ سند کیسی ہے؟

❁ سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أُمِرَ بِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ أَنْ يُضْرَبَ فِي قَبْرِهِ مِائَةَ جَلْدَةٍ، فَلَمْ يَزَلْ يَسْأَلُ وَيَدْعُو حَتّٰى صَارَتْ جَلْدَةً وَاحِدَةً، فَجُلِدَ جَلْدَةً وَاحِدَةً، فَامْتَلَأَ قَبْرُهُ عَلَيْهِ نَارًا، فَلَمَّا ارْتَفَعَ عَنْهُ قَالَ: عَلَامَ جَلَدْتُمُونِي؟، قَالُوا: إِنَّكَ صَلَّيْتَ صَلَاةً بِغَيْرِ طُهُورٍ، وَمَرَرْتَ عَلٰى مَظْلُومٍ فَلَمْ تَنْصُرْهُ.

''اللہ کے بندوں میں سے ایک بندے کے متعلق حکم دیا گیا کہ اسے قبر میں سو کوڑے لگائے جائیں، تو وہ اللہ تعالیٰ سے دعائیں اور التجائیں کرنے لگا، جس کے نتیجہ میں اس کی سزا ایک کوڑا ہو گئی، اسے ایک کوڑا لگایا گیا اور قبر آگ سے بھر گئی، جب عذاب ختم ہو گیا، تو اس نے پوچھا: تم نے مجھے کوڑے کیوں مارے؟ تو فرشتوں نے کہا: تو نے ایک نماز بغیر وضو کے پڑھی تھی اور تو مظلوم کے پاس سے گزرا تھا، مگر اس کی مدد نہیں کی۔''

(شرح مشكل الآثار للطّحاوي: 3185، أمالي ابن سمعون: 212)

(جواب): سند سخت ضعیف ہے۔ حفص بن سلیمان القاری ''متروک الحدیث'' ہے۔ شرح معانی الآثار میں ''حفص بن سلیمان'' کی تصحیف ''جعفر بن سلیمان'' سے ہوئی ہے۔

(سوال): کیا اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

(جواب): اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، اس پر صحیح احادیث اور آثار صحابہ و تابعین دلالت کناں ہیں۔ جمہور اہل علم کی یہی رائے ہے۔

❀ سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: کیا میں بکری کا گوشت کھا کر وضو کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں، اس نے پوچھا: میں بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لوں؟ فرمایا: جی ہاں! اس نے پوچھا: کیا میں اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں!، اس نے پوچھا: کیا میں اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھ لوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں۔''

(صحيح مسلم: 360)

❁ سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

كُنَّا نَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ وَلَا نَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُومِ الْغَنَمِ .

''ہم (صحابہ کرام) اونٹ کے گوشت (کھانے) سے وضو کرتے تھے، لیکن بکریوں کے گوشت سے وضو نہیں کرتے تھے۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة :36/1 ، ح : 517، وسنده صحيحٌ)

❁ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر سوال کیا: میں اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھ لوں؟ فرمایا: نہیں، اس نے پوچھا: کیا میں اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کروں؟ فرمایا: جی ہاں!، پوچھا: کیا میں بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لوں؟ فرمایا: جی ہاں!، پوچھا: کیا میں ان کا گوشت کھا کر وضو کروں؟ فرمایا: نہیں۔''

(مسند الإمام أحمد : 288/4، سنن أبي داوٗد : 184، سنن التّرمذي :81، سنن ابن ماجه : 494، السّنن الكبرٰی للبيهقي :159/1، وسندهٗ صحيحٌ)

اس حدیث کو امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ، امام اسحاق بن راہویہ رحمہ اللہ (سنن ترمذی، تحت حدیث :۸۱) امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۳۲)، امام ابن حبان رحمہ اللہ (۱۱۲۸) اور امام ابن الجارود رحمہ اللہ (۲۶) نے ''صحیح'' کہا ہے۔ اعمش رحمہ اللہ نے السنن الکبریٰ للبیہقی (۱/۱۵۹) میں سماع کی تصریح کی ہے۔

❁ امام احمد بن حنبل اور امام اسحٰق بن راہویہ رحمہما اللہ کا یہی مذہب ہے کہ اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

(سنن التّرمذي تحت الحديث :81)

جن احادیث میں اونٹ کا گوشت کھانے سے وضوٹوٹنے کا ذکر ہے، انہیں منسوخ قرار دینا درست نہیں، بعض نے منسوخیت پر مندرجہ ذیل روایت پیش کی ہے۔

❀ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

كَانَ آخِرُ الْأَمْرَيْنِ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْكَ الْوُضُوءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ.

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری عمل یہ تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آگ پر پکی چیز کھا کر وضو نہیں کیا۔''

(سنن أبي داوٗد : 192، سنن النّسائي : 185)

یہ روایت ضعیف ومضطرب ہے۔

① محمد بن منکدر نے یہ حدیث سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے نہیں سنی۔ بعض سندوں میں سماع کی صراحت غلطی ہے۔

(التاريخ الأوسط للبخاري : 178/2)

❀ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَمْ يَسْمَعِ ابْنُ الْمُنْكَدِرِ هٰذَا الْحَدِيثَ مِنْ جَابِرٍ إِنَّمَا سَمِعَهٗ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ .

''محمد بن منکدر نے یہ حدیث سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے نہیں سنی، بلکہ عبداللہ بن محمد بن عقیل (ضعیف) سے سنی ہے۔''

(التّلخيص الحبير لابن حجَر :329/1)

② شعیب بن ابی حمزہ کا وہم ہے۔

امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا حَدِيثٌ مُضْطَرِبُ الْمَتْنِ ...... وَيَحْتملُ أَنْ يَكُونَ شُعَيبٌ حدَّث بِهٖ مِنْ حِفظِهٖ؛ فوَهِمَ فِيهِ .

''اس حدیث کے متن میں اضطراب ہے۔......ممکن ہے کہ شعیب بن ابی حمزہ نے یہ حدیث حافظے سے بیان کی ہو اور وہم کا شکار ہو گئے ہوں۔''

(عِلَل الحديث لابن أبي حاتم، الرقم : 168)

سیدنا محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ آخِرَ أَمْرَيْهِ لَحْمًا، ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ .

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری عمل یہ تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گوشت تناول فرمایا، پھر نماز پڑھی، وضو نہیں کیا۔''

(المُعجم الكبير للطّبراني : 234/19، ح :521)

سند ضعیف ہے۔

① یونس بن ابی خلدہ ''مجہول الحال'' ہے، اسے صرف ابن حبان رحمہ اللہ نے ''الثقات:۷/۶۵۰''میں ذکر کیا ہے۔

حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ''غیر معروف'' قرار دیا ہے۔

(المهذّب في اختصار السّنن :158/1)

② یونس بن ابی خلدہ کا سیدنا محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ سے سماع معلوم نہیں ہو سکا۔

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے آگ پر پکی ہوئی چیز سے وضو کے متعلق

پوچھا گیا،تو فرمایا:نہیں۔

(صحيح البخاري : 5457)

پہلے پہل آگ کی پکی ہوئی چیز کھانے سے وضوٹوٹ جاتا تھا، پھر یہ حکم منسوخ ہوگیا، البتہ اونٹ کے گوشت کا حکم باقی رہا۔

۞ مذکورہ حدیث کے متعلق حافظ نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا الْحَدِيثُ عَامٌّ وَّحَدِيثُ الْوُضُوءِ مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ خَاصٌّ وَالْخَاصُّ مُقَدَّمٌ عَلَى الْعَامِّ .

''یہ حدیث عام ہے اور اونٹ کے گوشت سے وضوٹوٹنے والی حدیث خاص ہے، خاص عام پر مقدم ہوتا ہے۔''

(شرح مسلم : 49/4)

۞ نیز فرماتے ہیں:

هٰذَا الْمَذْهَبُ أَقْوَى دَلِيلًا .

''(اونٹ کا گوشت کھانے سے وضوٹوٹ جاتا ہے۔) یہ مذہب دلیل کے اعتبار سے قوی ترین ہے۔''

(شرح مسلم : 49/4)

۞ علامہ دمیری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِنَّهُ الْمُخْتَارُ الْمَنْصُورُ مِنْ جِهَةِ الدَّلِيلِ .

''مختار اور دلیل کے اعتبار سے مضبوط بات یہی ہے (کہ اونٹ کا گوشت کھانے سے وضوٹوٹ جاتا ہے)۔''

(حياة الحَيوان :280/1)

۞ علامہ عبدالحی لکھنوی حنفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هُوَ مَذْهَبٌ قَوِيٌّ مِنْ حَيْثُ الدَّلِيلِ .

''دلیل کے اعتبار سے یہی مذہب قوی ہے (کہ اونٹ کا گوشت کھانے سے وضوٹوٹ جاتا ہے)۔''

(التّعليق المُمجّد، ص 60)

نیز فرماتے ہیں:

اِخْتَارَ بَعْضُهُمْ أَنَّ الْوُضُوءَ فِي أَحَادِيثِ الْأَمْرِ مَحْمُولٌ عَلٰى غَسْلِ الْيَدَيْنِ، وَهُوَ قَوْلٌ بَاطِلٌ .

''بعض اہل علم کا کہنا ہے کہ جن احادیث میں اونٹ کے گوشت سے وضو کا حکم دیا گیا ہے، اس سے مراد ہاتھوں کو دھونا ہے، جبکہ یہ قول باطل ہے۔''

(التّعليق المُمجّد، ص 60)

۞ حافظ ابن عبدالبر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا لَيْسَ بِشَيْءٍ .

''(یہ کہنا کہ یہاں وضو سے مراد ہاتھ دھونا ہے) اس کی کوئی حیثیت نہیں۔''

(التّمهيد : 352/3)

سوال: امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ روافض کے متعلق کیا رائے رکھتے تھے؟

جواب: روافض اہل کذب وجہل ہیں۔

۞ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) لکھتے ہیں:

اَلْقَوْمُ مِنْ أَكْذَبِ النَّاسِ فِي النَّقْلِيَّاتِ، وَمِنْ أَجْهَلِ النَّاسِ فِي الْعَقْلِيَّاتِ، يُصَدِّقُونَ مِنَ الْمَنْقُولِ بِمَا يَعْلَمُ الْعُلَمَاءُ بِالِاضْطِرَارِ أَنَّهُ مِنَ الْأَبَاطِيلِ، وَيُكَذِّبُونَ بِالْمَعْلُومِ مِنَ الِاضْطِرَارِ الْمُتَوَاتِرِ أَعْظَمَ تَوَاتُرٍ فِي الْأُمَّةِ جِيلًا بَعْدَ جِيلٍ، وَلَا يُمَيِّزُونَ فِي نَقَلَةِ الْعِلْمِ، وَرُوَاةِ الْأَحَادِيثِ، وَالْأَخْبَارِ بَيْنَ الْمَعْرُوفِ بِالْكَذِبِ، أَوِ الْغَلَطِ، أَوِ الْجَهْلِ بِمَا يُنْقَلُ، وَبَيْنَ الْعَدْلِ الْحَافِظِ الضَّابِطِ الْمَعْرُوفِ بِالْعِلْمِ بِالْآثَارِ .

''روافض نقلیات میں سب سے جھوٹے ہیں اور عقلیات میں سب سے بڑھ کر جاہل ہیں۔ ایسی باتوں کی تصدیق کر دیتے ہیں، جنہیں اہل علم صریح باطل سمجھتے ہیں اور نسلا بعد نسل متواتر اور قطعی باتوں کا انکار کرتے ہیں۔ یہ علم کے ناقلین، احادیث اور اخبار میں معروف کذاب، سیء الحفظ اور اپنے روایت سے جاہل رواۃ کے مابین اور عادل، حافظ، ضابط اور معروف محدثین کے مابین تمیز نہیں کرتے۔'' (منهاج السنة :8/1)

① امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ (۲۴۱ھ) فرماتے ہیں:

إِذَا رَأَيْتَ رَجُلًا يَّذْكُرُ أَحَدًا مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسُوءٍ فَاتَّهِمْهُ عَلَى الْإِسْلَامِ .

''اگر آپ کسی شخص کو کسی صحابی کی برائی کرتے سنیں، تو آپ اس کے اسلام پر تہمت لگا دیں۔''

(مناقب الإمام أحمد لابن الجوزي، ص 209، وسندهٗ حسنٌ)

② نیز فرماتے ہیں:

مَنْ شَتَمَ أَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعَائِشَةَ مَا أَرَاهُ عَلَى الْإِسْلَامِ .

''جوسیدنا ابوبکر، سیدنا عمر اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہم کو برا بھلا کہے، میں انہیں اسلام پر نہیں سمجھتا۔''(الصارم المسلول لابن تیمیة، ص571)

③ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہنے والے کے متعلق فرمایا:

هٰذَا زَنْدَقَةٌ . ''یہ زندیق (بے دین) ہے۔''

(الصّارم المسلول لابن تیمیة، ص571)

④ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے کسی نے پوچھا کہ میرا ماموں سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان میں تنقیص کرتا ہے، میں کبھی کبھار اس کے ساتھ کھانا کھالیتا ہوں، تو امام صاحب نے فورا فرمایا:

لَا تَأْكُلْ مَعَهٗ . ''اس کے ساتھ کھانا مت کھایئے۔''

(السنّة للخلال :350/1، وسندهٗ صحیحٌ)

⑤ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا يُصَلّٰى خَلْفَ الرَّافِضِيِّ إِذَا كَانَ يَتَنَاوَلُ أَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

''جو رافضی اصحاب رسول کو برا بھلا کہتا ہو، اس کے پیچھے نماز نہ پڑھی جائے۔''

(سیرة الإمام أحمد لصالح بن أحمد، ص 75)

⑥ امام اہل سنت فرماتے ہیں:

مَنْ شَتَمَ أَخَافُ عَلَيْهِ الْكُفْرَ مِثْلُ الرَّوَافِضِ، ثُمَّ قَالَ : مَنْ شَتَمَ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَأْمَنُ أَنْ يَّكُونَ قَدْ مَرَقَ عَنِ الدِّينِ .

''مجھے (صحابہ کو) برا بھلا کہنے والے کے کافر ہونے کا خدشہ ہے، جیسا کہ روافض ہیں۔ جو اصحاب رسول کو برا بھلا کہے، ہمیں اس کے دین سے نکل جانے کا خدشہ ہے۔'' (السنّة للخلال :389/1)

⑦ یوسف بن موسیٰ قطان اور علی بن عبد الصمد رحمہما اللہ بیان کرتے ہیں:

سَأَلْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ عَنْ جَارٍ لَّنَا رَافِضِيٌّ يُّسَلِّمُ عَلَيَّ، أَرُدُّ عَلَيْهِ؟ قَالَ : لَا .

''میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ ہمارا ایک رافضی پڑوسی ہے، جو مجھے سلام کہتا ہے، کیا میں اس کے سلام کا جواب دوں؟ فرمایا: نہیں۔''

(السنة للخلال :389/1)

⑧ امام ہارون بن عبداللہ بزاز رحمہ اللہ نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے کہا:

جَاءَ نِي كِتَابٌ مِّنَ الرَّقَّةِ أَنَّ قَوْمًا قَالُوا : لَا نَقُولُ : مُعَاوِيَةُ خَالُ الْمُؤْمِنِينَ، فَغَضِبَ وَقَالَ : مَا اعْتِرَاضُهُمْ فِي هٰذَا الْمَوْضِعِ، يُجْفَوْنَ حَتّٰى يَتُوبُوا .

''مجھے ''رقہ'' علاقے سے خط آیا کہ ایک گروہ نے کہا ہے: ہم معاویہ رضی اللہ عنہ کو ''خال المومنین'' (مومنوں کے ماموں) نہیں سمجھتے، تو امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ

غصے ہوئے اور فرمایا: اس لقب پر انہیں آخر اعتراض کیا ہے؟ ایسے لوگوں سے بائیکاٹ کیا جائے، تا آنکہ وہ توبہ کرلیں۔''

(السنّة للخلال : 658، وسندہٗ صحیحٌ)

⑨ ابوحارث احمد بن محمد صائغ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

وَجَّهْنَا رُقْعَةً إِلٰى أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ : مَا تَقُولُ رَحِمَكَ اللّٰهُ فِيمَنْ قَالَ : لَا أَقُولُ : إِنَّ مُعَاوِيَةَ كَاتَبُ الْوَحْيِ ، وَلَا أَقُولُ : إِنَّهٗ خَالُ الْمُؤْمِنِينَ ، فَإِنَّهٗ أَخَذَهَا بِالسَّيْفِ غَصْبًا؟ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ : هٰذَا قَوْلُ سَوْءٍ رَدِيءٌ، يُّجَانَبُونَ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ، وَلَا يُجَالَسُونَ، وَنُبَيِّنُ أَمْرَهُمْ لِلنَّاسِ .

''ہم نے ابوعبداللہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو خط لکھا کہ آپ ایسے شخص کے متعلق کیا فرماتے ہیں، جس کا دعویٰ ہو کہ میں معاویہ رضی اللہ عنہ کو کاتب وحی نہیں مانتا اور نہ ہی انہیں خال المؤمنین (مومنوں کے ماموں) تسلیم کرتا ہوں، انہوں نے بزور شمشیر خلافت غصب کی؟ فرمایا: یہ بات انتہائی بری اور ناقابل التفات ہے، ایسوں سے کنارہ کشی کی جائے، ان کی مجلس اختیار نہ کی جائے اور ان کی گم راہیاں عوام الناس میں بیان کی جائیں۔''

(السّنّة لأبي بكر بن الخلّال : 659، وسندہٗ حسنٌ)

سوال: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں اسلامی تعلیمات کیا ہیں؟

جواب: شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

إِذَا كَانَ الْكُفَّارُ يُغَاظُونَ بِهِمْ فَمَنْ غِيظَ بِهِمْ فَقَدْ شَارَكَ

الْكُفَّارَ فِيمَا أَذَلَّهُمُ اللّٰهُ بِهِ وَأَخْزَاهُمْ وَكَبَتَهُمْ عَلٰى كُفْرِهِمْ وَلَا يُشَارِكُ الْكُفَّارَ فِي غَيْظِهِمُ الَّذِينَ كَبَتُوا بِهِ جَزَاءً لِكُفْرِهِمْ إِلَّا كَافِرٌ لِأَنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَكْبِتُ جَزَاءً لِلْكُفْرِ، يُوْضِحُ ذٰلِكَ أَنَّ قَوْلَهٗ تَعَالٰى : ﴿لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ﴾ تَعْلِيقٌ لِلْحُكْمِ بِوَصْفٍ مُّشْتَقٍّ مُنَاسِبٍ لِأَنَّ الْكُفْرَ مُنَاسِبٌ لِأَنْ يُغَاظَ صَاحِبُهٗ فَإِذَا كَانَ هُوَ الْمُوْجِبُ لِأَنْ يَغِيظَ اللّٰهُ صَاحِبَهٗ بِأَصْحَابِ مُحَمَّدٍ فَمَنْ غَاظَهُ اللّٰهُ بِأَصْحَابِ مُحَمَّدٍ فَقَدْ وَجَدَ فِي حَقِّهٖ مُوْجِبَ ذَاكَ وَهُوَ الْكُفْرُ.

''جب کفار کو صحابہ کے ذریعہ غیظ وغضب کا شکار کیا جاتا ہے۔ پس جو صحابہ کی وجہ سے غیظ وغضب میں مبتلا ہو، تو وہ کفار کے ساتھ اُس ذلت، رسوائی اور غم میں شریک ہے، جس میں اللہ تعالیٰ نے انہیں ان کے کفر کی وجہ سے مبتلا کیا ہے۔ کفار جس غیظ وغضب کے ساتھ اپنے کفر کی بدولت رسوا ہوئے، اس میں ان کا شریک کافر ہی ہوسکتا ہے، کیونکہ مومن کفر کی بدولت رسوا نہیں ہوتا۔ اس کی توضیح یہ ہے کہ فرمان باری تعالیٰ: ﴿لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ﴾ ''تا کہ ان (صحابہ) کے ذریعہ کفار کو غیظ وغضب میں مبتلا کرے۔'' میں حکم (یعنی کافر ہونے) کو مشتق مشترک علت (غیظ) کے ساتھ معلق کیا گیا ہے، کیونکہ کفر ہی غیظ وغضب میں مبتلا ہونے کی علت ہے۔ تو جب غیظ وغضب میں مبتلا ہونے کا سبب کفر ہے، تو جس کو اللہ تعالیٰ اصحاب محمد ﷺ کے وجہ سے غیظ وغضب

میں مبتلا کیا، تو اس نے اپنے متعلق اس کا موجب پالیا اور وہ کفر ہے۔''

(الصّارم المَسلول، ص 579)

❁ امام مالک بن انس رحمہ اللہ (۱۷۹ھ) فرماتے ہیں:

مَنْ تَنَقَّصَ أَحَدًا مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ كَانَ فِي قَلْبِهٖ عَلَيْهِمْ غِلٌّ فَلَيْسَ لَهٗ حَقٌّ فِي فَيْءِ الْمُسْلِمِينَ .

''جس نے اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سے کسی صحابی کی شان میں تنقیص کی یا دل میں ان کے متعلق کینہ رکھا، تو مسلمانوں کے مال فے میں اس کا کوئی حق نہیں۔''

(حلية الأولياء لأبي نعيم : 327/6، وسندہٗ صحيحٌ)

❁ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

مَا أَحْسَنَ مَا اسْتَنْبَطَ الْإِمَامُ مَالِكٌ مِنْ هٰذِهِ الْآيَةِ الْكَرِيمَةِ : أَنَّ الرَّافِضِيَّ الَّذِي يَسُبُّ الصَّحَابَةَ لَيْسَ لَهٗ فِي مَالِ الْفَيْءِ نَصِيبٌ لِعَدَمِ اتِّصَافِهٖ بِمَا مَدَحَ اللّٰهُ بِهٖ هٰؤُلَاءِ .

''اس آیت سے امام مالک رحمہ اللہ نے کیا خوب استنباط کیا ہے! کہ جو رافضی صحابہ کو برا بھلا کہتا ہے، اس کا مال فے میں کوئی حصہ نہیں، کیونکہ اس میں وہ وصف نہیں ہوتا، جو وصف اللہ تعالیٰ نے ان (مال فے کے مستحق مومنوں) کا بیان فرمایا ہے۔''

(تفسير ابن كثير : 73/8)

❁ امام عبداللہ بن ادریس اودی رحمہ اللہ (۱۹۲ھ) فرماتے ہیں:

لَوْ أَنَّ الرُّومَ سَبَوْا مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِنَ الرُّومِ إِلَى الْحِيلَةِ ثُمَّ

رَدَّهُمْ رَجُلٌ فِي قَلْبِهِ شَيْءٌ عَلٰى أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَبِلَ اللّٰهُ مِنْهُ ذٰلِكَ .

''اگر رومی لوگ، روم سے حیلہ تک کے تمام مسلمانوں کو قیدی بنالیں، پھر ایک ایسا شخص، جس کے دل میں اصحاب محمد ﷺ کے متعلق ذرا بھی بغض ہو، تمام مسلمانوں کو آزاد کرادے، تو بھی اللہ تعالیٰ اس کا یہ عمل قبول نہیں کرے گا۔''

(السنّة للخلّال : 759، وسندهٗ صحيحٌ)

۞ امام حمیدی رحمہ اللہ (۲۱۹ھ) فرماتے ہیں:

لَمْ نُؤْمَرْ إِلَّا بِالْإِسْتِغْفَارِ لَهُمْ، فَمَنْ سَبَّهُمْ أَوْ تَنَقَّصَهُمْ أَوْ أَحَدًا مِنْهُمْ فَلَيْسَ عَلَى السُّنَّةِ، وَلَيْسَ لَهٗ فِي الْفَيْءِ حَقٌّ .

''ہمیں صحابہ کے حق میں صرف استغفار کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔لہٰذا جس نے تمام صحابہ کو برا بھلا کہا اور ان کی شان میں تنقیص کی یا کسی ایک صحابی کے متعلق ایسا کیا، تو وہ سنت (اسلامی طریقے) پر نہیں ہے اور اس کا مال فے میں کوئی حق نہیں۔''

(رسالة أصول السنّة، ملحقا بآخر مسنده، ص 546)

۞ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ (۲۴۱ھ) فرماتے ہیں:

مَنْ شَتَمَ أَخَافُ عَلَيْهِ الْكُفْرَ مِثْلَ الرَّوَافِضِ، وَمَنْ شَتَمَ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَأْمَنُ أَنْ يَكُونَ قَدْ مَرَقَ عَنِ الدِّينِ .

''جو (صحابہ کو) برا بھلا کہے، مجھے اس پر کفر کا خدشہ ہے، جیسے روافض ہیں۔ جس نے اصحاب پیغمبر ﷺ کو برا بھلا کہا، مجھے اس کے متعلق خوف ہے کہ وہ دین سے نکل جائے۔''

(السّنّة للخلّال : 780، وسندہٗ صحیحٌ)

۞ علامہ خطابی رحمہ اللہ (۳۸۸ھ) فرماتے ہیں:

هٰؤُلَاءِ قَوْمٌ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الدِّينِ وَإِنَّمَا رَأْسُ مَالِهِمُ الْبُهُتُ وَالتَّكْذِيبُ وَالْوَقِيعَةُ فِي السَّلَفِ .

''روافض کا دین میں کوئی حصہ نہیں۔ ان کا شیوہ بہتان بازی، جھوٹ اور اسلاف امت (صحابہ وغیرہ) کی شان میں تنقیص کرنا ہے۔''

(مَعالِم السّنن : 6/2، شرح النّووي :203/1)

۞ ابومنصور عبدالقاہر بن طاہر بغدادی رحمہ اللہ (۴۲۹ھ) فرماتے ہیں:

قَالُوا بِتَكْفِيرِ كُلِّ مَنْ أَكْفَرَ وَاحِدًا مِنَ الْعَشْرَةِ الَّذِينَ شَهِدَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجنَّةِ وَقَالُوا بِمُوَالَاةِ جَمِيعِ أَزْوَاجِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَكْفَرُوا مَنْ أَكْفَرَهُنَّ أَوْ أَكْفَرَ بَعْضَهُنَّ .

''اہل علم نے عشرہ مبشرہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی ایک کی بھی تکفیر کرنے والے کی تکفیر کی ہے۔ سب ازواج مطہرات سے محبت واحترام کا حکم دیا ہے اور تمام امہات المؤمنین یا کسی ایک کی تکفیر کرنے والے کی تکفیر کی ہے۔''

(الفَرق بين الفِرَق، ص 353)

۞ نیز فرماتے ہیں:

أَلْإِمَامِيَّةُ الَّذِينَ أَكْفَرُوا أَخْيَارَ الصَّحَابَةِ ...... فَإِنَّا نُكَفِّرُهُمْ كَمَا يُكَفِّرُونَ أَهْلَ السُّنَّةِ وَلَا تَجُوزُ الصَّلَاةُ عَلَيْهِم عِنْدَنَا وَلَا

الصَّلَاةُ خَلْفَهُمْ .

''امامیہ شیعہ کبار صحابہ کی تکفیر کرتے ہیں۔......وہ اہل سنت کی تکفیر کرتے ہیں، ہم بھی ان کی تکفیر کرتے ہیں، ہمارے نزدیک نہ ان کی نماز جنازہ پڑھنا جائز اور نہ ان کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے۔''

(الفَرق بين الفِرَق، ص 350)

❁ علامہ ابن حزم اندلسی رحمہ اللہ (٤٥٦ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّ الرَّوَافِضَ لَيْسُوا مِنَ الْمُسْلِمِينَ .

''روافض مسلمان نہیں ہیں۔''

(الفِصل في المِلَل والأهواء والنِّحل : 65/2)

❁ علامہ ابو مظفر طاہر بن محمد اسفرائینی رحمہ اللہ (٤٧١ھ) فرماتے ہیں:

اِعْلَمْ أَنَّ جَمِيْعَ مَنْ ذَكَرْنَاهُمْ مِنْ فِرَقِ الْإِمَامِيَّةِ مُتَّفِقُوْنَ عَلٰى تَكْفِيْرِ الصَّحَابَةِ وَيَدَّعُوْنَ أَنَّ الْقُرْآنَ قَدْ غُيِّرَ عَمَّا كَانَ وَوَقَعَ فِيْهِ الزِّيَادَةُ وَالنُّقْصَانُ مِنْ قِبَلِ الصَّحَابَةِ وَيَزْعَمُوْنَ أَنَّهٗ قَدْ كَانَ فِيْهِ النَّصُّ عَلٰى إِمَامَةِ عَلِيٍّ فَأَسْقَطَهُ الصَّحَابَةُ عَنْهُ وَيَزْعَمُوْنَ أَنَّهٗ لَا اعْتِمَادَ عَلَى الْقُرْآنِ الْآنَ وَلَا عَلٰى شَيْءٍ مِنَ الْأَخْبَارِ الْمَرْوِيَةِ عَنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم وَيَزْعَمُوْنَ أَنَّهٗ لَا اعْتِمَادَ عَلَى الشَّرِيعَةِ الَّتِي فِي أَيْدِي الْمُسْلِمِيْنَ وَيَنْتَظِرُوْنَ إِمَامًا يَسَمُّوْنَهُ الْمَهْدِيَّ يَخْرُجُ وَيُعَلِّمُهُمُ الشَّرِيْعَةَ وَلَيْسُوْا

فِي الْحَالِ عَلٰى شَيْءٍ مِنَ الدِّيْنِ وَلَيْسَ مَقْصُوْدُهُمْ مِنْ هٰذَا الْكَلَامِ تَحْقِيْقِ الْكَلَامِ فِي الْإِمَامَة وَلٰكِنْ مَقْصُوْدُهُمْ إِسْقَاطُ كُلْفَةِ تَكْلِيْفِ الشَّرِيْعَةِ عَنْ أَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَوَسَّعُوْا فِي اسْتِحْلَالِ الْمُحْرَمَاتِ الشَّرْعِيَّةِ وَيَعْتَذِرُوْا عِنْدَ الْعَوَامِ بِمَا يَعُدُّوْنَهٗ مِنْ تَحْرِيْفِ الشَّرِيْعَةِ وَتَغْيِيْرِ الْقُرْآنِ مِنْ عِنْدِ الصَّحَابَةِ وَلَا مَزِيْدَ عَلٰى هٰذَا النَّوْعُ مِنَ الْكفْرِ إِذْ لَا بَقَاءَ فِيْهِ عَلٰى شَيْءٍ مِنَ الدِّيْنِ .

''جان لیجئے! امامیہ کے جتنے بھی فرقوں کا ہم نے تذکرہ کیا، تکفیر صحابہ پر سب کا اتفاق ہے، قرآن مجید میں تغیر وتبدل کا دعویٰ کرتے ہیں، کہتے ہیں صحابہ نے اس میں کمی وبیشی وتحریف کی ہے، جن نصوص میں علی رضی اللہ عنہ کی امامت کا ذکر تھا، انہیں حذف کردیا، ان کے خیال میں قرآن، احادیث نبویہ اور موجودہ شریعت پر اعتماد درست نہیں، وہ مہدی کے منتظر ہیں، جو خروج کے بعد انہیں شریعت سکھائیں گے، فی الحال وہ دین کے کسی جزء پر کاربند نہیں ہیں، اس سے ان کی غرض مسئلہ امامت کی تحقیق ہرگز نہیں، بلکہ صرف شرعی پابندیوں سے آزادی ہے، انہوں نے شرعی محرمات کافی حد تک حلال سمجھ رکھی ہیں اور عوام (کی آنکھوں میں دھول ڈالتے ہوئے ان) کے سامنے شریعت وقرآن کے محرف ہونے کا بہانہ بناتے ہیں، اس سے بڑھ کر کفر کیا ہوسکتا ہے؟ اس لیے دین اسلام سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہے۔''

(التّبصير في الدين، ص 24-25)

۞ علامہ ابن ابی یعلی رحمہ اللہ (۵۲۶ھ) فرماتے ہیں:

لَيْسَتِ الرَّافِضَةُ مِنَ الْإِسْلَامِ فِي شَيْءٍ.

''روافض کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔''

(طبقات الحنابلة : 33/1)

۞ قاضی عیاض رحمہ اللہ (۵۴۴ھ) فرماتے ہیں:

سَبُّ أَصْحَابِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَتَنَقُّصُهُمْ أَوْ أَحَدٍ مِّنْهُمْ مِنَ الْكَبَائِرِ الْمُحَرَّمَةِ.

''نبی کریم ﷺ کے تمام صحابہ کو برا بھلا کہنا اوران کی شان میں تنقیص کرنا یا کسی ایک صحابی کے متعلق ایسا کرنا کبیرہ گناہ ہے اور حرام ہے۔''

(إكمال المعلم بفوائد مسلم : 580/7)

۞ نیز فرماتے ہیں:

لَا امْتِرَاءَ فِي كُفْرِ الْقَائِلِينَ بِهٰذَا؛ لِأَنَّ مَنْ كَفَرَ الْأُمَّةَ كُلَّهَا وَالصَّدْرَ الْأَوَّلَ فَقَدْ أَبْطَلَ نَقْلَ الشَّرِيعَةِ وَهَدَمَ الْإِسْلَامَ.

''جو لوگ یہ بات کرتے ہیں (کہ صحابہ کافر تھے) ان کے کفر میں کوئی شک وشبہ نہیں، کیونکہ جس نے پوری امت اور صدر اول (کے مسلمانوں) کو کافر کہا، اس نے گویا (احکامِ) شریعت کی نقل کو باطل ٹھہرایا اور دین اسلام کو منہدم کر دیا۔''

(إكمال المعلم بفوائد مسلم : 412/7)

۞ علامہ ابوسعد سمعانی رحمہ اللہ (۵۶۲) فرماتے ہیں:

اِجْتَمَعَتِ الْأُمَّةُ عَلٰى تَكْفِيرْ الْإِمَامِيَّةِ لِأَنَّهُمْ يَعْتَقِدُوْنَ تَضْلِيْلَ الصَّحَابَةِ وَيُنْكِرُوْنَ إِجْمَاعَهُمْ وَيَنْسِبُوْنَهُمْ إِلٰى مَا يَلِيْقُ بِهِمْ .

اُمت مسلمہ امامیہ کی تکفیر پر متفق ہے، جنہوں نے صحابہ کرام کے متعلق گمراہی کا عقیدہ رکھا، ان کے اجماع کا انکار کیا اور ان کی طرف ایسی باتیں منسوب کر ڈالیں، جو ان کی شایانِ شان نہیں تھیں۔''

(الأنساب : 365/6)

❁ **نیز فرماتے ہیں:**

اِجْتَمَعَتِ الْإِمَامِيَّةُ عَلٰى تَضْلِيْلِ الصَّحَابَةِ حَيْثُ جَعَلُوا الْإِمَامَةَ لِغَيْرِ عَلِيٍّ .

''امامیہ صحابہ کو گمراہ سمجھنے پر متفق ہیں کہ جنہوں نے امامت سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی دوسرے کے سپرد کر دی۔''

(الأنساب : 365/6)

❁ **علامہ قرطبی رحمہ اللہ (٦٧١ھ) فرماتے ہیں:**

مَنْ نَقَّصَ وَاحِدًا مِّنْهُمْ أَوْ طَعَنَ عَلَيْهِ فِي رِوَايَتِهٖ فَقَدْ رَدَّ عَلَى اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ، وَأَبْطَلَ شَرَائِعَ الْمُسْلِمِينَ .

''جس نے کسی صحابی کی شان میں تنقیص کی یا اس کی روایت میں اس پر طعن کیا، تو اس نے اللہ رب العالمین پر رد کیا اور مسلمانوں کے شرعی احکام کو باطل ٹھہرایا۔''

(تفسير القرطبي : 297/16)

نیز فرماتے ہیں:

مَنْ نَسَبَهُ أَوْ وَاحِدًا مِّنَ الصَّحَابَةِ إِلٰى كَذِبٍ فَهُوَ خَارِجٌ عَنِ الشَّرِيعَةِ، مُبْطِلٌ لِلْقُرْآنِ طَاعِنٌ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

''جس نے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ یا کسی بھی صحابی کو جھوٹ کی طرف منسوب کیا، وہ شریعت اسلامیہ سے خارج، قرآن کو جھٹلانے والا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر طعن کرنے والا ہے۔''

(تفسير القرطبي : 298/16)

❁ حافظ نووی رحمہ اللہ (٦٧٦ھ) فرماتے ہیں:

اِعْلَمْ أَنَّ سَبَّ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ حَرَامٌ مِنْ فَوَاحِشِ الْمُحَرَّمَاتِ سَوَاءٌ مَنْ لَابَسَ الْفِتَنَ مِنْهُمْ وَغَيْرُهُ لِأَنَّهُمْ مُجْتَهِدُونَ فِي تِلْكَ الْحُرُوبِ مُتَأَوِّلُونَ.

''جان لیجئے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو برا بھلا کہنا حرام ہے اور حرام فحش گوئی میں سے ہے۔ اس مسئلہ میں سب صحابہ برابر ہیں، چاہے وہ ان فتنوں کا شکار ہوئے ہوں یا نہ ہوئے ہوں، کیونکہ وہ ان جنگوں میں اجتہاد اور تاویل کی بنا پر شریک ہوئے۔''

(شرح النّووي : 93/16)

❁ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (٧٢٨ھ) فرماتے ہیں:

''جو اس حد تک کہہ دے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد سوائے معدودے چند، تمام صحابہ مرتد یا فاسق ہو گئے تھے، اس کے کفر میں ذرا برابر بھی شک نہیں ہے، کیونکہ یہ ان کی ثنا و رضا پر مبنی بے شمار نصوص قرآنی کا منکر ہے،

بلکہ جو (جان بوجھ کر) ایسے کے کفر میں متردد ہو، اس کا کفر بھی متعین ہے۔ اس قول کا تقاضا ہے کہ (نعوذ باللہ!) یہ امت سب سے بری ہے، جسے لوگوں کی صلاح وفلاح کے لیے پیدا کیا گیا ہے، اس کے پہلے لوگ سب سے برے اور خیر القرون کی اکثریت کافر، فاسق اور شر القرون تھے۔ ایسے شخص کا کفر ضروریات دین سے ثابت ہے۔''

(الصّارم المَسلول، ص 586-587)

❁ علامہ سبکی رحمہ اللہ (۷۵۶ھ) فرماتے ہیں:

حَاصِلُهٗ أَنَّا نُكَفِّرُ مَنْ يُكَفِّرُ مَنْ نَحْنُ نَقْطَعُ بِإِيمَانِهٖ إِمَّا بِنَصٍّ أَوْ إِجْمَا عٍ .

''جس کے ایمان کو ہم نص یا اجماع کی بنا پر قطعی سمجھتے ہیں، اس کی تکفیر کرنے والے کو ہم کافر سمجھتے ہیں۔''

(فتاوى السّبكي : 586/2)